رسائل و مسائل

چند نئی موشگافیاں

سوال :-

"خدا کے دین کی اشاعت کا جو کام اپنی توفیق کے مطابق ہم لوگ سرانجام دے رہے ہیں، اس کے پھیلنے میں آپ کی بعض کتابیں، مثلاً دینیات، خطبات وغیرہ بہت مدد دے رہی ہیں اور ان کی مانگ برابر بڑھ رہی ہے۔

لیکن دوسری طرف یہ کتابیں مخالفین کرام کا خاص ہدف بھی بنی ہوئی ہیں۔ ان کی بعض عبارات کو چھانٹ چھانٹ کر غلط فہمی پھیلانے اور ہمیں بدنام کرنے کی مہم جاری ہے۔ یہاں تک کہ دینیات سے منتخب کردہ ان عبارات کی بنیاد پر ہمارے خلاف فتوائے کفر تک جاری کر چکے ہیں۔ ان حالات میں گفتگوؤں کا محور تمام تر چند مخصوص عبارات بن گئی ہیں۔ یہ عبارات حسب ذیل ہیں :-

۱- رسالۂ دینیات باب چہارم کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ "یہ پانچ عقیدے ہیں، جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ ان پانچوں عقیدوں کا خلاصہ صرف ایک کلمہ میں آجاتا ہے۔" پھر باب پنجم میں درج ہے کہ "پچھلے باب میں تم کو بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد صلعم نے پانچ امور پر ایمان لانے کی تعلیم دی ہے" حالانکہ حدیث صحیح میں "والقدر خیرہ وشرہ" کو ملا کر ایمان کو چھ چیزوں پر مشتمل قرار دیا گیا ہے (نہ کہ پانچ) اس سے معترضین نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ "فرقۂ مودودیہ تو قدر پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ لوگ خیر و شر کے خدا کی طرف سے ہونے کے منکر ہیں۔ یہ وہی قدریہ ہیں جن کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ وہ اس امت کے آتش پرست ہیں۔" اس استدلال کی بنیاد پر صرف جھوٹی الزام تراشی ہی نہیں کی جا رہی بلکہ ہمیں مرتد کافر کہا جاتا ہے اور ہم پر طرح طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ بعض جگہ ہمدردوں کو مسجدوں

میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ علماء سوء عوام میں وعظ کہتے پھرتے ہیں کہ "لوگو خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تمہارا ایمان چوری کیا ہے، انھیں جتنی اذیت دو کم ہے۔"

اس اعتراض کے جواب میں ہم نے واضح کیا ہے کہ ہمارا ایمان قدر پر ہے لیکن رسائل دینیات میں ایمان صرف پانچ چیزوں پر مشتمل اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ قدر پر ایمان ایمان باللہ کے اندر شامل ہے۔ اس جواب کی تائید میں ہم "مسئلہ جبر و قدر" کو پیش کرتے ہیں مگر معترضین آپ کے جواب پر مصر ہیں۔

۲۔ دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ "خطبات" میں آیت وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ...... الخ کی آپ نے جو تفسیر کی ہے وہ عام مفسرین سے مختلف ہے۔ آپ نے "انی معکم" کو "لئن اقمتم" کا جواب بتایا ہے، حالانکہ عام مفسرین نے "انی معکم" کو جملہ مستانفہ قرار دیا ہے اور "لئن اقمتم" کا جواب "لاکفرن عنکم" بتایا ہے۔ آپ نے تو نہ صرف "لاکفرن" جواب نہیں لکھا ہے بلکہ خطبات میں آیت کے اس آخری حصہ کو بالکل چھوڑ ہی دیا ہے۔ معترضین کا دعویٰ ہے کہ نحوی قاعدے کے مطابق بھی "انی معکم" کا ٹکڑا "لئن اقمتم" کا جواب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "انی معکم" اور "لئن اقمتم" کے درمیان وقف جائز ہے، حالانکہ شرط و جواب کے درمیان تو وقف جائز نہیں ہو سکتا۔ ہم اس اعتراض کا کوئی جواب نہ دیتے ہیں تو حضرات علماء فوراً یہ کہہ کر ہمارا منہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تم مودودی صاحب کے اندھے مقلد ہو اور عربی کے نحوی قواعد کا انکار کر کے بھی ان کی "تفسیر بالرائے" کی حمایت میں دلیلیں دلاتے ہو۔ براہ کرم واضح فرمائیے کہ آپ کی تفسیر صحیح ہے تو کن دلائل کی بناء پر؟ اور کیا متقدمین میں سے بھی کسی نے یہ تفسیر کی ہے؟ نہیں تو وہ کیا اسباب تھے کہ آپ نے اس نئی تفسیر کی ضرورت محسوس کی؟ فصیح عربی زبان میں اس کی کوئی نظیر ہو تو اس سے ضرور مطلع کیجئے۔

۳۔ خطبات میں عبادات کے مقاصد کے تذکرے پر یہ اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ آپ نے صرف ان کے دنیوی فوائد کا تذکرہ کیا ہے اور انہی کو اہم بتایا ہے، اور عبادات کے اخروی فوائد کا یا تو ذکر ہی نہیں کیا، یا اگر کیا ہے تو بھی ثانوی درجے کی حیثیت سے۔ اس کے جواب میں بھی ہم اپنے علم